سیّدُ الاَیّام

بہ نگاہِ

سیّدُ الاَنام صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

مولانا محمد سہیل مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سید الایام به نگاهِ سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

مولانا محمد سہیل مدنی

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ

حضرت جناب آفتاب احمد (مدینه منوره)

ترتیب و کمپوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکتبه اقبالیه

نور حراء

نور حراء پبلیشر

ای میل: noorbari786@gmail.com

فون: 0092-312-2502281

۹ جمادی الاول ۱۴۴۴

سید الایام

بہ نگاہِ

سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم

سید الایام جمعۃ المبارک کے احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں عظیم الشان فضائل...... تمام دنوں کا سردار...... مغفرت و بخشش کا دن...... مسلمانوں کیلیے عید...... قبولیتِ دعا کی خاص گھڑی کا حامل...... چند ضروری آداب...... جمعۃ المبارک میں رات اور دن کے بعض مسنون اعمال

تالیف

مولانا محمد سہیل مدنی

ناشر

مکتبہ حضرت شاہ زبیر رحمہ اللہ

کتاب کا نام ـــــــــــــــ سید الایام بہ نگاہِ سید الانام ﷺ

مؤلف ـــــــــــــــ مولانا محمد سہیل مدنی

ناشر ـــــــــــــــ مکتبہ حضرت شاہ محمد زبیر رحمہ اللہ

طبع ـــــــــــــــ اوّل

سنِ اشاعت ـــــــــــــــ رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ/ اپریل ۲۰۲۲ء

ملنے کا پتا

خانقاہ مدنیہ

سی (C) ۳۰۷، گلستانِ جوہر، بلاک نمبر ۱، کراچی

فہرست

مقدمہ	۵
فصلِ اوّل: جمعہ کے دن کے فضائل	۷
مغفرت اور بخشش کا دن	۸
جمعہ کے دن حج اور عمرہ کا ثواب	۹
جمعہ مسلمانوں کے لیے عید کا دن ہے	۹
جمعہ کے دن جہنم کو دہکایا نہیں جاتا	۱۰
جمعہ کی دو رکعت ہزار رکعت سے افضل	۱۰
جمعہ کے دن قبولیتِ دعا کی خاص گھڑی	۱۱
جمعہ کے روز مرنے والے مؤمن کے لیے بشارت	۱۲
نمازِ جمعہ کی فرضیت / جمعہ کے وقت دوسرے کاموں کی ممانعت	۱۳
نمازِ جمعہ کے ترک پر وعید	۱۴
نمازِ جمعہ کی فرضیت کن لوگوں پر نہیں	۱۵
نمازِ جمعہ کے لیے پیدل جانے کی خاص فضیلت	۱۶
جمعہ کے لیے اذان سے قبل جلد از جلد جانے کی فضیلت	۱۷
جمعہ میں امام کے قریب بیٹھنے کی فضیلت / دوری اور تاخیر پر حرمان	۱۸
فصلِ دوم: جمعہ کے چند ضروری آداب	۲۰
غسل کا اہتمام	۲۰

فہرست مضامین

جمعہ کے دن خوشبو لگانا اور مسواک کرنا	۲۱
جمعہ کے وجوبی آداب	۲۲
گردنیں پھلانگنے اور اذیت دینے سے گریز	۲۲
جمعہ کے دن گردنیں پھلانگنے پر سخت وعید	۲۴
دوسرا وجوبی ادب: خطبے کے وقت خاموش رہنا	۲۶
خطبہ نمازِ جمعہ سے مختصر ہونا چاہیے	۲۷
جمعہ سے پہلے باتوں کے لیے حلقے بنانے کی ممانعت	۲۷
تیسرا وجوبی ادب: کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھانے کی ممانعت	۲۸
شہنشاہِ حقیقی کے دربار میں بیٹھنے کا ادب	۲۹
فصلِ سوم: جمعہ کی رات اور دن کے بعض مسنون اعمال	۳۰
سیدالکونین ﷺ کی طرف سے شہادت اور شفاعت کا وعدہ	۳۲
جمعہ کی رات اور دن درود لکھنے والے خاص فرشتے	۳۲
بعد عصر اسّی بار درود شریف کی خاص فضیلت	۳۳
جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کی فضیلت	۳۴
جمعہ کے دن کی مسنون سورتیں	۳۵
ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک حفاظت کا وظیفہ	۳۶
شبِ جمعہ میں سورۂ دخان پڑھنے کی فضیلت	۳۶
شبِ جمعہ میں سورۂ یٰس پڑھنے کی فضیلت	۳۷
نمازِ جمعہ سے قبل اور بعد کی سنتیں	۳۷
شبِ جمعہ اور دن کے مسنون اعمال کا خلاصہ	۳۸

فهرست مضامین

مقدمہ

بسم اللہ والحمد للہ والصَّلاۃ والسَّلام علی رسول اللہ

آج کل دین کے بہت سے عظیم الشان امور سے تغافل کی طرح اسلام کے عظیم الشان دن ''جمعۃ المبارک'' کے سلسلے میں بھی غفلت ولاپروائی بڑھتی جارہی ہے، خصوصاً جب سے جمعہ کی چھٹی منسوخ کر کے اسے بھی تجارت کا دن شمار کیا گیا۔ حالاں کہ قرآنِ کریم میں واضح طور پر جمعہ کی فرضیت کو بیان کیا گیا اور اذانِ جمعہ کے بعد خرید وفرخت کو (اور ہر اُس کام کو جو جمعہ کی تیاری کے سوا ہو) حرام قرار دیا گیا ہے اور سید الکونین ﷺ نے اس دن کے عظیم الشان فضائل بیان فرمائے ہیں۔

مثلاً: یہ دن تمام دنوں کا سردار ہے۔ تمام دنوں سے زیادہ عظیم ہے۔ مغفرت اور بخشش کا دن ہے۔ یہ دن مسلمانوں کے لیے عید کی مانند ہے۔ اس کی عظمت اللہ جَلَّ شَانُہٗ کے یہاں عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر سے زیادہ ہے۔ جمعہ کی رات اور اس کے دن کو روشن رات اور روشن دن فرمایا گیا ہے۔ اس دن ایک ایسی ساعت ہوتی ہے کہ جس میں ہر دعا قبول کی جاتی ہے۔

جمعہ کے لیے غسل کرنے پر گناہوں کا معاف ہونا وارد ہے۔ جمعہ کی نماز کے لیے آداب کے ساتھ پیدل چلنے پر ہر قدم پر ایک سال کے روزے اور ایک سال کی نمازوں کا ثواب عطا کیا جاتا ہے اور دوسری روایت میں ہر قدم پر بیس (۲۰) سال کی نیکیوں کا ثواب ملنا وارد ہے۔ پھر امام کے قریب اور جلدی جانے پر جنت میں قریب اور اللہ جَلَّ شَانُہٗ سے ملاقات کے دن کا قرب عطا ہونا بھی ثابت ہے۔ پھر (آداب کے ساتھ) نمازِ جمعہ سے فارغ ہونے پر ایک روایت میں حجِ مقبول کا اور ایک روایت میں دوسو (۲۰۰) سال کی نیکیوں کا ملنا بھی وارد ہے۔

نیز اس دن نیکیوں کا اجر بڑھا دیا جاتا ہے۔ جمعہ کے دن دو رکعت پڑھنا (دوسرے

فہرست مضامین

دنوں کی) ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔ اس دن ''سورۂ کہف'' پڑھنے سے اگلے جمعہ تک کے لیے نور عطا کیا جاتا ہے اور جمعہ کی نماز کے بعد سات (۷) بار ''سورۂ فاتحہ'' اور آخری تین ''قل'' سات (۷) بار پڑھنے سے اگلے جمعہ تک حفاظت کا وعدہ ہے۔

نیز سید الایام کو سید الکونین ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے کہ اس دن خصوصیت سے آپ ﷺ کی بارگاہ میں درود شریف پیش ہوتا ہے، اور پھر آپ ﷺ کی طرف سے خصوصی شفاعت اور گواہی کا وعدہ ہے، اور جمعہ کی رات اور دن میں درود شریف پر سو (۱۰۰) حاجات پورا ہونے کا وعدہ ہے۔ نیز جمعہ کی رات اور دن میں درود شریف لکھنے کے لیے آسمان سے خصوصی ملائکہ کا نازل ہونا اور اس دن کے درود سے خصوصی نور کا عطا ہونا وغیرہ بہت سے فضائل احادیثِ مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں۔ بندے نے اختصاراً چند احادیث کا انتخاب کیا ہے۔ اللہ کریم راقم، قارئین اور دیگر مسلمانوں کو ان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دعا کا خواستگار

محمد سہیل

فهرست مضامین

فصلِ اوّل:

جمعہ کے دن کے فضائل

① عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ، وَفِيْهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا. (رواه مسلم وأبو داود والترمذي والنسائي. كذا في "الترغيب".)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورج طلوع ہونے والے دنوں میں سب سے افضل ترین دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے۔

② عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلَاتَغْرُبُ عَلٰى أَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تَفْزَعُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ: الْجِنَّ وَالْإِنْسَ. (رواه ابن خزيمة وابن حبان في "صحيحيهما"، وأبو داود وغيره أطول من هذا. كذا في "الترغيب".)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورج طلوع اور غروب ہونے والے دنوں میں سے کوئی بھی دن جمعہ سے افضل نہیں۔ انسان اور جنات کے علاوہ کوئی مخلوق ایسی نہیں جو جمعہ کے دن خوف زدہ نہ ہوتی ہو (کہ کہیں قیامت نہ آجائے)۔ دوسری روایت میں ہے کہ سورج نکلنے تک خوف زدہ رہتے ہیں۔

ف: سورج نکلنے کے بعد قیامت کا نہ آنا محقق ہوجاتا ہے، تو یہ خوف جاتا رہتا ہے۔

③ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ، وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ

حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید دوعالم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں کا سردار ہے، اور تمام دنوں میں سب سے زیادہ

فهرست مضامين

الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ، فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ، وَأَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ، وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ، وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. (رواه أحمد وابن ماجه بلفظ واحد، في إسنادهما عبد الله بن محمد بن عقيل، وهو ممن احتج به أحمد وغيره، ورواه احمد أيضا والبزار من طريق عبد الله أيضا من حديث سعد بن عبادة، وبقية رواته ثقات مشهورون، كذا في "الترغيب" ج ۱، ص ۲۵۵.)

باعظمت ہے، اور خدا کے نزدیک جمعہ کے دن کی عظمت عید اور بقرعید کے دن سے بھی زیادہ ہے، اور اس دن کی پانچ خصوصیتیں ہیں: ۱۔اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی، ۲۔اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین پر اتارا، ۳۔اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو وفات دی، ۴۔اسی دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں کوئی بندہ بھی اللہ تعالیٰ سے حرام چیز کے سوا جو مانگے، اللہ تعالیٰ ضرور عنایت فرماتے ہیں، ۵۔اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ تمام مقرب فرشتے، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور دریا سب جمعہ کے دن سے ڈرتے رہتے ہیں۔

ف: ''اِتحاف'' شرح ''اِحیاء العلوم'' میں ہے کہ سورج طلوع ہونے کے بعد چوں کہ محقق ہوجاتا ہے کہ قیامت کا دن آج نہیں، تو پرندے اور دوسرے جانور ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں۔ (شمائلِ کبریٰ)

مغفرت اور بخشش کا دن:

④ الْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ. (رواه ابن ماجه عن أبي هريرة، كذا في "الكنز".)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں، جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچنے کا اہتمام کیا جائے۔

فہرست مضامین

جمعہ کے دن حج اور عمرہ کا ثواب:

⑤ مَنْ صَلَّى الْجُمُعَةَ، كُتِبَتْ لَهُ حَجَّةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، فَإِنْ صَلَّى الْعَصْرَ، كَانَتْ لَهُ عُمْرَةٌ، فَإِنْ يُمْسِيْ فِيْ مَكَانِهِ، لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ شَيْئًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. (رواه الديلمي عن أبي الدرداء، كذا في "كنز العمال".)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے جمعہ کی نماز پڑھی، اس کے لیے مقبول حج کا ثواب ہے۔ پس اگر عصر کی نماز ادا کری، تو عمرے کا ثواب ہے۔ پس اگر اسی جگہ بیٹھے، تو جو دعا کرے گا، اللہ پاک عطا فرمائیں گے۔

جمعہ مسلمانوں کے لیے عید کا دن ہے:

⑥ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: عُرِضَتِ الْجُمُعَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، جَاءَهُ جِبْرِيْلُ فِيْ كَفِّهِ كَالْمِرْآةِ الْبَيْضَاءِ، فِيْ وَسَطِهَا كَالنُّكْتَةِ السَّوْدَاءِ، فَقَالَ: "مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟" قَالَ: هٰذِهِ الْجُمُعَةُ، يَعْرِضُهَا عَلَيْكَ رَبُّكَ لِتَكُوْنَ لَكَ عِيدًا وَلِقَوْمِكَ مِنْ بَعْدِكَ، وَلَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ، تَكُوْنُ أَنْتَ الْأَوَّلَ، وَيَكُوْنُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى مِنْ بَعْدِكَ. (رواه الطبراني في "الأوسط"، ورجاله ثقات، وروى أبو يعلى طرفًا منه. مجمع الزوائد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جمعہ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ کے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے، ان کے ہاتھ میں سفید آئینے کی طرح کی ایک چیز تھی، جس کے وسط میں ایک سیاہ دھبا سا تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: "اے جبریل! یہ کیا ہے"؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ جمعہ ہے، جو آپ ﷺ کے ربّ نے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی اُمت کو عید کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس میں آپ لوگوں کے لیے خیر ہے۔ (وہ اس طرح کہ) آپ پہلے ہوں گے اور یہود و نصاریٰ آپ کے بعد ہوں گے۔

فهرست مضامین

۞ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّهُ قَرَأَ ﴿الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ الآيَةَ، وَعِنْدَهُ يَهُوْدِيٌّ، قَالَ: لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا، لَاتَّخَذْنَاهَا عِيْدًا. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاس رضي الله عنهما: فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ: فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ. (رواه الترمذي في "سننه"، وقال: هذا حديث حسن غريب.)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ایک دن انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ آیت (جس کا مضمون یہ ہے کہ آج کے دن ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کردیا، تمہارے اوپر اپنی تمام نعمتیں پوری کردیں اور ہم نے تمہارے لیے از روئے دین "اسلام" کو پسند کیا۔) ان کے پاس اس وقت ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا: اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی، تو ہم اس دن کو عید قرار دیتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت دو عیدوں کے موقع پر نازل ہوئی، یعنی جمعہ اور عرفہ۔

جمعہ کے دن جہنم کو دہکایا نہیں جاتا:

⑦ إِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (رواه أبو داود عن قتادة، كذا في "الكنز".)

حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جہنم کو ہر روز دہکایا جاتا ہے، مگر جمعہ کو نہیں۔

۞ إِنَّ جَهَنَّمَ تُسَعَّرُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَتُفْتَحُ أَبْوَابُهَا إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ؛ فَإِنَّهَا لَا تُسَعَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَا تُفْتَحُ أَبْوَابُهَا. (رواه أبو نعيم في "الحلية".)

حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جمعہ کے سوا ہر روز جہنم کو دہکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ پس جمعہ کے دن نہ اسے دہکایا جاتا ہے اور نہ اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

جمعہ کی دو رکعت ہزار رکعت سے افضل:

⑧ لَيْسَ مِنْ أَعْيَادِ أُمَّتِي عِيْدٌ أَفْضَلَ

حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری

فهرست مضامین

مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَرَكْعَتَانِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ رَكْعَةٍ فِيْ غَيْرِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَتَسْبِيْحَةٌ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ تَسْبِيْحَةٍ فِيْ غَيْرِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. (رواه الديلمي عن أنس، كذا في "الكنز".)

اُمت کی عیدوں میں سے کوئی عید جمعہ کے دن سے افضل نہیں۔ جمعہ کے دن دو رکعت اور دنوں کی ہزار رکعت سے افضل ہے۔ جب کہ جمعہ کی ایک تسبیح اور دنوں کی ہزار تسبیح سے افضل ہے۔

جمعہ کے دن قبولیتِ دعا کی خاص گھڑی:

⑨ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيْ، يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت (گھڑی) آتی ہے کہ جسے اگر کوئی بندہ مؤمن پائے اور اس میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے، تو خدا تعالیٰ اس کو وہ بھلائی عطا کر دیتا ہے۔

ف: اللہ تعالیٰ اس قبولیت کی گھڑی میں وہ بھلائی جو بندے نے مانگی ہے، عطا فرما دیتے ہیں۔ اگر اللہ جَلَّ شَانُہٗ کے نزدیک اس چیز کا عطا کرنا اسی وقت بہتر ہوتا ہے، تو اسی وقت دیتے ہیں، اور اگر تاخیر سے دینے میں بندے کی بہتری ہو، تو تاخیر سے دیتے ہیں، اور اگر بندے کے لیے وہ چیز بہتر نہیں ہوتی، تو اس سے لاکھوں گنا بہتر جنت میں اس کا بدلہ عطا کریں گے۔

قبولیت کی اس گھڑی کو متعین اور ظاہر نہیں کیا گیا، اور اسے پوشیدہ رکھنے میں یہ حکمت ہے کہ لوگ جمعہ کے پورے دن کو عبادت، دعا اور توجہ الی اللہ میں گزار دیں۔ (ماخوذ از مظاہر حق)

بعض حضرات کے نزدیک وہ ساعت ہر جمعہ کو بدلتی رہتی ہے، لیکن اکثر حضرات کے

فہرست مضامین

نزدیک وہ متعین ہے، مگر اس میں چوں کہ روایات بھی مختلف ہیں، اس لیے علمائے اُمت کے اس کے بارے میں پینتیس (۳۵) اقوال ہیں۔ یہاں صرف چند مشہور اقوال ذکر کیے جاتے ہیں:

❶ یہ ساعت امام کے خطبے کے لیے (منبر پر) بیٹھنے سے لے کر نمازِ جمعہ (فرض رکعتیں) ختم ہونے تک ہے۔

❷ جماعت کھڑی ہونے کے وقت سے لے کر سلام پھیرنے تک ہے۔

❸ دعا کرنے والا جب کھڑا ہوا جمعہ کی نماز پڑھ رہا ہو، وہ وقت ہے۔

❹ بعض علما کہتے ہیں کہ (جمعہ کے دن) عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک یہ گھڑی ہے۔

❺ بعض علما کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہے۔

❻ بعض علما کہتے ہیں کہ (جمعہ کے دن) صبحِ صادق نکلنے سے سورج طلوع ہونے تک ہے۔

❼ بعض علما کہتے ہیں کہ (جمعہ کے دن) سورج طلوع ہونے کے بعد ہے۔

❽ مشہور صحابی ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ ساعتِ اجابت (جمعہ کے دن دوپہر کو) سورج ڈھلنے کے ذرا دیر بعد سے ایک ہاتھ کے بہ قدر سورج ڈھلنے تک ہے۔

❾ یہ ساعت امام کے ''سورۂ فاتحہ'' پڑھنے سے لے کر ''آمین'' کہنے تک ہے۔

جمعہ کے روز مرنے والے مؤمن کے لیے بشارت:

⑩ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ. (رواه أحمد والترمذي، وقال: هذا حديث غريب، وليس إسناده بمتصل.)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے فتنے (سوال وعذاب) سے بچا لیتے ہیں۔

فہرست مضامین

نمازِ جمعہ کی فرضیت

جمعہ کے وقت دوسرے کاموں کی ممانعت:

اللہ جل شانہٗ وعم نوالہٗ کا ارشاد ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝﴾ (الجمعة: ۹)

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے، تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید وفروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔

ف: جمعہ کی پہلی اذان کے بعد جمعہ کی تیاری کے سوا کوئی اور کام جائز نہیں۔ نیز جب تک نمازِ جمعہ ختم نہ ہو جائے خرید وفروخت کا کوئی معاملہ جائز نہیں ہے۔ یہاں ''اللہ کے ذکر'' سے مراد جمعہ کا خطبہ اور نماز ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

دوسری آیت میں ارشاد ہے:

﴿فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝﴾ (الجمعة: ۱۰)

پھر جب نماز (جمعہ کی) پوری ہو چکے، تو (اس وقت تم کو اجازت ہے) کہ تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی تلاش کرو اور (اس میں بھی) اللہ کو بہ کثرت یاد کرتے رہو، تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو۔

ف۱: خرید وفروخت پر جو پابندی اذان کے بعد عائد ہوئی تھی، جمعہ کی نماز ختم ہونے کے بعد وہ اٹھ جاتی ہے اور خرید وفروخت جائز ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دنیا کے کاموں کے لیے چلنے پھرنے کی اجازت ہوگئی، جب کہ اذان کے بعد نمازِ جمعہ کی تیاری کے سوا دیگر کام بھی ناجائز ہو گئے تھے۔

ف۲: اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے اجتماع اور عید کا ہر ہفتے میں دن جمعہ کا رکھا تھا، مگر پچھلی اُمتوں کو اس کی توفیق نہ ہوئی۔ یہود نے یومُ السبت (ہفتے کے دن) کو اپنا یومِ اجتماع بنالیا،

فهرست مضامین

نصاریٰ نے اتوار کو۔ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو اس کی توفیق بخشی کہ انہوں نے یوم جمعہ کا انتخاب کیا۔ (بخاری و مسلم / ماخوذ از معارف القرآن)

نمازِ جمعہ کے ترک پر وعید:

⑪ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلاً يُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ. (رواه مسلم والحاكم، وقال: على شرطهما. كذا في "الترغيب".)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے بارے میں جو نمازِ جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں (یعنی نمازِ جمعہ نہیں پڑھتے،) فرمایا کہ میں سوچتا ہوں کہ کسی شخص سے کہوں وہ لوگوں کو نماز (جمعہ) پڑھائے اور پھر میں جا کر ان لوگوں کے گھر بار جلادوں، جو (بغیر شرعی عذر کے) جمعہ چھوڑ دیتے ہیں۔

ف: یہ حدیثِ مبارک ظاہر کرتی ہے کہ رحمۃ للعالمین ﷺ کے نزدیک نمازِ جمعہ کا کس قدر بار اور مقام ہے، اور بلا شرعی عذر کے نمازِ جمعہ چھوڑنے والوں سے آپ کا قلبِ مبارک کس قدر رنجیدہ ہوتا تھا۔

⑫ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّهُمَا قَالَ: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلٰى أَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ: لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ. (رواه مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے منبر کی لکڑی (یعنی اس کی سیڑھیوں) پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ نمازِ جمعہ کو چھوڑنے سے باز رہیں، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور وہ غافلوں میں شمار ہونے لگیں گے۔

فهرست مضامین

ف: دلوں پر مہر اس بات سے کنایہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے دلوں کو انتہائی غفلت میں مبتلا کردے گا اور پھر نصیحت و بھلائی قبول کرنے سے رک جائیں گے، (دلوں پر اثر نہ کرے گی،) جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ سخت عذاب کے مستحق ہوجائیں گے۔ (اعاذنا اللہ)

❁ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ ﷺ - وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمُعَاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا، طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ. (رواه أحمد وأبو داود والنسائي والترمذي وحسنه وابن ماجه وابن خزيمة وابن حبان في "صحيحيهما" والحاكم وقال: صحيح على شرط مسلم.)

حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سستی کی بنا پر تین جمعے چھوڑ دیے، تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔

❁ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ وَابْنِ حِبَّانَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، فَهُوَ مُنَافِقٌ.

ایک روایت میں ہے کہ جس نے تین جمعے بلا عذر (شرعی) چھوڑے، وہ منافق ہے۔

❁ وَفِي رِوَايَةٍ ذَكَرَهَا رُزَيْنٌ وَلَيْسَتْ فِي الْأُصُوْلِ: فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ. (كذا في "الترغيب".)

ایک روایت میں ہے کہ وہ اللہ جَلَّ شَانُہٗ (کی ذمے داری) سے بری ہے۔

❁ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ مَوْقُوْفًا: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ جُمَعٍ مُتَوَالِيَاتٍ، فَقَدْ نَبَذَ الْإِسْلَامَ وَرَاءَ ظَهْرِهِ. (رواه أبو يعلى في "مسنده".)

جب کہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے پے در پے تین جمعے چھوڑ دیے، اس نے اسلام کو پسِ پشت ڈال دیا۔

نمازِ جمعہ کی فرضیت کن لوگوں پر نہیں:

علامہ یحییٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نمازِ جمعہ فریضۂ محکمہ ہے، جو قرآن کریم، احادیثِ رسول اور

فهرست مضامین

اجماعِ اُمت سے ثابت ہے۔ نمازِ جمعہ کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ قرآنِ کریم کی جس آیت سے جمعہ کی فرضیت ثابت ہے، اس کے الفاظ ﴿فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ میں ''ذکر'' سے مراد جمعہ کی نماز اور اس کا خطبہ ہے۔ (مظاہرِ حق) البتہ چند لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں، جن کا ذکر احادیث میں موجود ہے۔

⑬ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلٰى أَرْبَعَةٍ: عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ أَوِ امْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَرِيْضٍ. (رواه أبو داود في "سننه".)

حضرت طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ جماعت کے ساتھ ادا کرنا ہر مسلمان پر حق واجب ہے، سوائے چار آدمیوں کے: ۱۔غلام جو کسی کی ملک میں ہو، ۲۔عورت، ۳۔بچہ، ۴۔مریض کہ ان پر جمعہ واجب نہیں۔

ف: دوسری روایت میں مسافر پر بھی جمعہ نہ ہونا ثابت ہے، جیسا کہ آئندہ ذکر کی جارہی ہے۔

۞ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اَلْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ إِلَّا عَلَى امْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَرِيْضٍ أَوْ عَبْدٍ أَوْ مُسَافِرٍ. (رواه الطبراني في "الكبير".)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ ادا کرنا (ہر مسلمان پر) واجب ہے، سوائے عورت، بچے، مریض، غلام اور مسافر کے۔

نمازِ جمعہ کے لیے پیدل جانے کی خاص فضیلت:

⑭ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ ﷛ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ، فَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ، فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ

حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ؐ فرمارہے تھے: جو شخص جمعہ کے دن اہتمام سے غسل کرے اور اپنے اہل کو بھی اس کا اہتمام کرائے، اور جلد از جلد نمازِ جمعہ کے لیے

خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا. (رواه أحمد، وأبو داود، والترمذي وقال: حديث حسن، والنسائي، وابن ماجه، وابن خزيمة وابن حبان في "صحيحيهما"، والحاكم وصححه، ورواه الطبراني في "الأوسط" من حديث ابن عباس. الترغيب، ج ۱، ص ۲٥٤.)

جائے، اور پیدل جائے سوار نہ ہو، اور امام کے قریب بیٹھے، اور غور سے خطبہ سنے، اور کوئی لغو کام نہ کرے، تو اس کو ہر قدم پر ایک سال کے روزے اور ایک سال کی نماز کا ثواب ملتا ہے۔

جمعہ کے لیے اذان سے قبل جلد از جلد جانے کی فضیلت:

⑮ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، وَيَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، فَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ، كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً، ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ كَبْشًا، ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ دَجَاجَةً، ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ، طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ. (رواه البخاري ومسلم وابن ماجه وابن خزيمة في "صحيحه".)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے، تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوجاتے ہیں۔ چناں چہ جو شخص مسجد میں اوّل وقت آتا ہے، پہلے وہ اس کا نام لکھتے ہیں، پھر بعد میں آنے والوں کا نام ترتیب سے لکھتے ہیں، اور جو شخص مسجد میں اوّل وقت جمعہ میں آتا ہے، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مکہ مکرمہ میں قربانی کے لیے اونٹ بھیجتا ہے (کہ جس کا بہت بڑا ثواب ہے)۔ پھر اس کے بعد جو شخص جمعہ میں آتا ہے، تو اس کا ثواب ایسا ہے، جیسے کوئی شخص مکہ مکرمہ میں قربانی کے لیے گائے بھیجتا ہے۔ پھر اس کے بعد جو شخص آتا ہے، اس کی مثال ایسی ہے، جیسے کوئی شخص دنبہ بھیجتا ہے۔ پھر اس کے بعد جو شخص آتا ہے، اس کی مثال ایسی ہے، جیسے کوئی صدقے میں مرغی دیتا ہے۔ پھر اس کے بعد جو آتا ہے، وہ صدقے میں انڈا دینے والے کی مانند ہوتا

ہے، اور جب امام (خطبے کے لیے منبر پر) آتا ہے، تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے لگتے ہیں۔

ف: جمعہ کے دن یا تو صبح ہی صبح سے یا طلوعِ آفتاب یا پھر (راجح قول کے مطابق) زوال کے وقت سے خاص فرشتے مسجد کے دروازے پر آجاتے ہیں اور نمازِ جمعہ کے لیے آنے والوں کے ناموں کا اندراج کرتے ہیں۔ (ماخوذ از مظاہرِ حق)

البتہ اذانِ خطبہ کے بعد وہ صحیفے لپیٹ لیتے ہیں، اس کے بعد آنے والوں کا نام اس خصوصی فضیلت میں نہیں لکھا جاتا، اس لیے بہت اہتمام سے جلدی پہنچنا چاہیے۔

جمعہ میں امام کے قریب بیٹھنے کی فضیلت

امام سے دوری اور تاخیر جنت میں دوری کا باعث ہوگی:

⑯ عَنْ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: احْضُرُوا الْجُمُعَةَ وَادْنُوْا مِنَ الْإِمَامِ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَتَأَخَّرُ عَنِ الْجُمُعَةِ، فَيُؤَخَّرُ عَنِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِهَا. (رواه الطبراني والأصبهاني وغيرهما، كذا في "الترغيب" ج ١، ص ٢٦٤.)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ میں حاضر ہوا کرو اور امام سے قریب بیٹھا کرو، کیوں کہ ہوسکتا ہے کوئی شخص اہلِ جنت میں سے ہوگا، مگر جمعہ میں تاخیر کی وجہ سے وہ جنت میں بھی دور پیچھے رہے گا، گو کہ وہ جنتی ہوگا۔

ف: امام سے قریب ہونے میں یہ شرط ہے کہ لوگوں کو اذیت دے کر ان کی گردنیں پھلانگ کر امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش نہ کرے، ورنہ جمعہ کا سارا ثواب ضائع ہو جاتا ہے، جیسا کہ آئندہ روایات میں بیان ہے۔

⑰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت میں لوگ

النَّاسَ يَجْلِسُوْنَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى قَدْرِ رَوَاحِهِمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ، الْأَوَّلَ ثُمَّ الثَّانِيَ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ، وَمَا رَابِعُ أَرْبَعَةٍ مِنَ اللّٰهِ بِبَعِيْدٍ. (رواه ابن ماجه وابن أبي عاصم، وإسنادهما حسن. الترغيب، ج۱، ص۲۶۳)

اسی ترتیب سے بیٹھیں گے، جس ترتیب سے وہ جمعہ کے دن مسجد میں آتے ہوں گے: پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا۔ البتہ چار میں سے چوتھا بھی اللہ سے دور نہیں۔

⑱ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ، وَغَدَا وَابْتَكَرَ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ، فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ خَطَاهَا إِلَى الْمَسْجِدِ صِيَامَ سَنَةٍ وَقِيَامِهَا. (رواه الطبراني في "الكبير".)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے روز جس نے غسل کیا اور خوب صفائی حاصل کی اور جلد مسجد پہنچا اور امام کے قریب بیٹھا اور (خطبے کے دوران) خاموش رہا اور کوئی لغو کام نہیں کیا، اللہ تعالیٰ اس کے ہر اس قدم کے بدلے جو اس نے مسجد کی جانب اٹھایا، سال بھر کے روزوں اور نماز میں کھڑے رہنے کا ثواب لکھیں گے۔

۞ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ، وَغَدَا وَابْتَكَرَ، وَاقْتَرَبَ وَاسْتَمَعَ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا قِيَامُ سَنَةٍ وَصِيَامُهَا. (رواه أحمد. قال المنذري: رجاله رجال الصحيح. الترغيب: ج۱، ص۲۵۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے روز جس نے غسل کیا اور خوب صفائی حاصل کی، اور پہلے پہنچا اور خطبے کا آغاز پالیا، امام کے قریب بیٹھا اور خطبہ توجہ سے سنا، اسے ہر اٹھائے گئے قدم پر سال بھر کے قیام اور روزے کا ثواب ملے گا۔

فصلِ دوم:

جمعہ کے چند ضروری آداب

غسل کا اہتمام:

⑲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ. (رواه الترمذي)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تم میں سے جب کوئی جمعہ (کی نماز) کے لیے آئے، تو اس کو چاہیے کہ غسل کرے۔

⑳ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهُوْرِ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى. (رواه البخاري والنسائي، كذا في "الترغيب".)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور حسبِ استطاعت نظافت وصفائی حاصل کرے، اپنے پاس موجود تیل اور خوشبو لگائے، پھر نمازِ جمعہ کے لیے جائے اور دو آدمیوں کے درمیان گھس کر نہ بیٹھے (کہ یہ بھی اذیت کی قسم ہے)، پھر حسبِ توفیق نماز (سنت نفل) پڑھے، پھر جب امام خطبہ دے تو خاموشی سے سنتا رہے، تو اس کے اس جمعے اور دوسرے جمعے کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۞ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرتاجِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے غسل کیا، پھر جمعہ کو آیا اور بہ قدرِ توفیق نماز

فہرست مضامین

حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى، وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. (رواه مسلم)

پڑھی، پھر امام کے خطبہ سے فارغ ہونے تک خاموش رہا اور پھر اس کے ساتھ نمازِ جمعہ ادا کی، تو اس کے اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک، بلکہ تین دن کے مزید گناہ بخش دیے جائیں گے۔

❁ عَنْ عَتِيْقٍ أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷻ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، كُفِّرَتْ ذُنُوْبُهُ وَخَطَايَاهُ، فَإِذَا أَخَذَ فِي الْمَشْيِ، كُتِبَتْ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً، فَإِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ أُجِيْزَ بِعَمَلِ مِائَتَيْ سَنَةٍ. (رواه الطبراني في "الكبير" و"الأوسط".)

حضرت ابو بکر صدیق اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، تو اس کے گناہ اور خطائیں معاف کردی جاتی ہیں، پھر جب وہ (نمازِ جمعہ کے لیے) چلتا ہے، تو اس کے لیے ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، پھر جب نماز سے واپس لوٹتا ہے، تو دو سو سال کا ثواب اس کو عطا کیا جاتا ہے۔

جمعہ کے دن خوشبو لگانا اور مسواک کرنا:

(۲۱) عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَسَوَّكُ وَيَمَسُّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ لِأَهْلِهِ. (رواه أحمد، قال الهيثمي: رجاله رجال الصحيح.)

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ہر جمعہ کو غسل کرے، مسواک کرے اور اس کے گھر میں کچھ خوشبو موجود ہو، تو لگا لے۔

❁ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷻ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِذَا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جِئْتُمُ الْجُمُعَةَ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ مِنْ أَطْيَبِ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ. (رواه أحمد، قال الهيثمي: رجاله رجال الصحيح)

اے لوگو! تم جمعہ کے لیے آؤ تو غسل کر لیا کرو اور تم میں سے کسی کے پاس جو بہترین خوشبو ہو، وہ لگائے۔

❁ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ: مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِيْنَ! إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ عِيْدًا، فَاغْتَسِلُوْا، وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ. (رواه الطبراني في "الأوسط" و"الصغير".)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جمعہ میں ارشاد فرمایا: اے مسلمانو! اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید بنایا ہے، پس تم غسل کرو اور مسواک کو لازم پکڑو۔

جمعہ کے وجوبی آداب

گردنیں پھلانگنے اور اذیت دینے سے گریز:

جمعہ کے فضائل میں ضمناً بھی اس ادب کو بیان کیا گیا ہے اور علاحدہ سے بھی اس پر تنبیہ کی گئی ہے کہ آدمی دوسروں کو اذیت دے کر یا گردنیں پھلانگ کر آگے جانے کی کوشش نہ کرے، ورنہ جمعہ کا ثواب بھی ضائع ہوگا اور وہ گنہگار بھی ہوگا۔

(۲۲) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ لَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ طِيْبًا إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، ثُمَّ مَشٰى إِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ، وَلَمْ يَتَخَطَّ أَحَدًا، وَلَمْ يُؤْذِهِ، وَرَكَعَ مَا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے روز غسل کیا، پھر اپنے پاس موجود کپڑوں میں سے بہتر کپڑے پہنے اور خوشبو اگر موجود تھی تو وہ لگائی، پھر جمعہ کی نماز کے لیے سکون ووقار کے ساتھ چلا، نہ تو لوگوں میں سے

قُضِيَ لَهُ، ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ. (رواه أحمد، والطبراني من رواية حرب عن أبي الدرداء، ولم يسمع منه. كذا في "الترغيب").

کسی کی گردن پھلانگی نہ کسی کو اذیت دی، پھر حسبِ توفیق نماز (سنت نفل) پڑھی، پھر امام کے فارغ ہونے تک رکا رہا، تو جمعہ سے جمعہ کے درمیان کے سب گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

ف: اس روایت میں جمعہ کی فضیلت کے ساتھ وضاحت سے اس وجوبی ادب کو بیان کیا گیا ہے۔

❁ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: كَانَ نُبَيْشَةُ الْهُذَلِيُّ ؓ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَايُؤْذِيْ أَحَدًا، فَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْإِمَامَ خَرَجَ، صَلّٰى مَا بَدَا لَهُ، وَإِنْ وَجَدَ الْإِمَامَ قَدْ خَرَجَ، جَلَسَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ، حَتّٰى يَقْضِيَ الْإِمَامُ جُمُعَتَهُ وَكَلَامَهُ، إِنْ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فِيْ جُمُعَتِهِ تِلْكَ ذُنُوْبُهُ كُلُّهَا، أَنْ تَكُوْنَ كَفَّارَةً لِلْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا. (رواه أحمد، وقال المنذري في "الترغيب": وعطاء لم يسمع من نبيشة، فيما أعلم.)

حضرت نُبَیشہ ؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان آدمی جب جمعہ کے دن غسل کرے، پھر مسجد کی طرف جائے اور کسی کو اذیت نہ دے، تو اگر امام (خطبے کے لیے) نہ نکلا ہو، تو نماز (مسنون یا نفل) پڑھ لے، اور اگر امام (خطبے کے لیے) نکل چکا ہو، تو بیٹھ جائے اور خاموش ہوکر خطبہ سنے، یہاں تک کہ امام جمعہ اور کلام سے فارغ ہوجائے، تو اگر اس کے تمام گناہ نہ بخشے گئے، تو (کم از کم) دوسرے جمعہ تک کے گناہ (ضرور) بخش دیے جائیں گے۔

ف: اس روایت میں بھی جمعہ کا خصوصی ثواب حاصل کرنے کے لیے لوگوں کو اذیت دینے سے بچنے کو بیان کیا گیا ہے، (اگرچہ عام حالات میں بھی کسی مسلمان کی اذیت سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے،) ایسا نہ ہو کہ ''نیکی برباد گناہ لازم'' کا مصداق بن جائے۔

❁ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ ؓ

فهرست مضامین

رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاسْتَاكَ، وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ، فَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ، ثُمَّ رَكَعَ مَا شَاءَ أَنْ يَرْكَعَ، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ، فَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى. (رواه أحمد وأبو داود وابن حبان في "صحيحه" والحاكم في "المستدرك"، كذا في الكنز، ج۷، ص۳۰۹)

حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور مسواک کی اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو، تو وہ بھی لگائی، پھر اپنے کپڑوں میں سے بہتر کپڑے پہنے، پھر مسجد آیا اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلاندیں، پھر حسبِ توفیق نماز (سنت نفل) ادا کی، پھر امام کے آنے کے بعد خاموش رہا، یہاں تک کہ امام نماز (جمعہ) سے فارغ ہو گیا، تو جمعہ سے جمعہ کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

❁ قَالَ أَحْمَدُ: وَكَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ زِيَادَةٌ، إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا. (رواه أحمد)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ (ہفتے بھر کے سات دن سے) مزید تین دن کے گناہوں کا کفارہ ہوگا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیوں کا بدلہ دس گنا قرار دیا ہے۔

جمعہ کے دن گردنیں پھلانگنے پر سخت وعید:

۲۳ رُوِيَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، اتُّخِذَ جِسْرًا إِلٰى جَهَنَّمَ. (رواه ابن ماجه والترمذي وقال: هذا حديث غريب والعمل عليه عند أهل العلم. كذا في "الترغيب".)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگے گا، اس کا جہنم میں پُل بنایا جائے گا۔

فہرست مضامین

ف: یعنی اس کو پُل بنا کر لوگوں کو اس کی گردن کے اوپر سے گزارا جائے گا، جیسا کہ وہ دوسروں کی گردنوں کو پھلانگ کر آگے بڑھا تھا۔ (اعاذنا اللہ)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے، ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے آرہا تھا۔ آپ ﷺ نے (ناراضگی سے) فرمایا: ''بیٹھ جاؤ! دیر سے آئے اور لوگوں کو تکلیف بھی دی''۔ (رواه أحمد وأبو داود والنسائي وابن خزيمة وابن حبان، وليس عند أبي داود والنسائي: "وَآنَيْتَ". وعند ابن خزيمة: "فَقَدْ آذَيْتَ وَأُوْذِيْتَ". الترغيب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے، ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے بڑھا اور آپ ﷺ کے قریب جا بیٹھا۔ آپ ﷺ نے نماز کے بعد اس سے فرمایا: ''کیا رکاوٹ تھی کہ ہمارے ساتھ جمعہ میں شامل ہوتے؟'' اس نے عرض کیا کہ میں اس جگہ جا بیٹھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں دیکھ رہا تھا کہ تم لوگوں کی گردنیں پھلانگ رہے تھے اور ان کو اذیت دے رہے تھے۔ جس نے کسی مسلمان کو اذیت دی، اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ عزوجل کو اذیت دی''۔

(رواه الطبراني، كذا في "الترغيب".)

ف: ''شرحِ احیا'' میں ہے کہ بعض صورتوں میں گردن پھلانگ کر آگے جانا جائز ہے، جب کہ صفِ اوّل میں جگہ بالکل خالی ہو، کیوں کہ درمیان میں بیٹھنے والوں نے اپنا حق ضائع کیا۔ ایک حدیث میں اس کا جفا اور امورِ جہالت میں ہونا منقول ہے کہ صفِ اوّل چھوڑ کر پچھلی صف میں بیٹھے۔ چناں چہ حسن بصری رحمہ اللہ ایسے لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ کر آگے گزر جاتے تھے، جو مسجد کے دروازے کے قریب بیٹھے رہتے ہیں (باوجود آگے جگہ خالی ہونے کے)، ایسوں کا کوئی احترام نہیں۔ البتہ صفِ اوّل میں کشادہ جگہ نہ ہو تو قطعاً ناجائز ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ دو شرطوں سے گردنیں پھلانگ کر جانا جائز ہے: ۱۔ اس سے تکلیف نہ ہو، ۲۔ امام ابھی خطبے کے لیے نہ آیا ہو۔ امام کے آنے کے بعد امام کے قریب ہونے کے لیے ایسا کرنا حرام ہے۔ (ماخوذ از ''شمائلِ کبریٰ'' ملخصاً)

دوسرا وجوبی ادب

خطبے کے وقت خاموش رہنا:

خطبے کے وقت خاموش رہنا واجب ہے۔ دوسرا اگر بات کررہا ہو، اس کو بھی زبان سے روکنا منع ہے۔ اشارے سے منع کرنے کی گنجایش ہے۔

۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا، وَالَّذِيْ يَقُوْلُ لَهُ: أَنْصِتْ، لَيْسَ لَهُ جُمُعَةٌ. (رواه أحمد والبزار والطبراني، كذا في "الترغيب".)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ میں امام کے خطبے کے وقت بات چیت کرے، تو وہ اس گدھے کی مانند ہے، جس پر کتابیں لاد دی گئی ہوں اور جو شخص اس بات کرنے والے سے کہے کہ خاموش ہوجاؤ، تو اس کے لیے (بھی) جمعہ کا ثواب نہیں ہے۔

ف: گدھے پر کتابیں لادنا اس عالم کے علم پر عمل نہ کرنے سے کنایہ ہوتا ہے۔

❁ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ. (رواه الستة وابن خزيمة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے خطبے کے وقت کسی کو (جو باتیں کررہا ہو) کہا کہ چپ ہوجاؤ، تو بھی تم نے لغو کام کیا۔

دوسری روایت میں ہے کہ "جس نے ایک کنکری کو بھی (بیٹھے ہوئے) چھوا، تو اس نے لغو حرکت کی"۔

۲۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما رَفَعَهُ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَا صَلَاةَ وَلَا كَلَامَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْإِمَامُ. (رواه الطبراني)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب تم میں سے کوئی مسجد میں ایسے وقت آئے کہ امام (خطبے کے لیے) منبر پر ہو، تو امام کے فارغ ہونے تک نہ کوئی نماز ہو نہ بات چیت۔

فهرست مضامین

ف: اگر دور بیٹھے ہونے کی وجہ سے خطبے کی آواز کانوں تک نہ بھی پہنچ رہی ہو، تو بھی خاموش رہنا واجب ہے۔ جمہور علما اس کے قائل ہیں۔ نیز ہر قسم کے ذکر بھی اس وقت ممنوع ہیں۔ (ماخوذ از ''شمائل کبریٰ'')

خطبہ نمازِ جمعہ سے مختصر ہونا چاہیے:

۲۶ عَنْ عَمَّارٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ، مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيْلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا. (رواہ مسلم)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (جمعہ کی) نماز لمبی اور خطبہ مختصر پڑھنا، آدمی کی دانائی کی علامت ہے، لہٰذا تم نماز کو طویل اور خطبے کو مختصر رکھو، کیوں کہ بعض بیان سحر (کی تاثیر لیے ہوئے) ہوتا ہے۔

ف: خطبے میں لوگوں کی توجہ مخلوق (یعنی خطبہ پڑھنے والے) کی طرف ہوتی ہے اور نماز میں توجہ کا مرکز خالق جَلَّ شَانُہٗ کی ذات ہوتی ہے، اس لیے نماز کی حالت کو خطبے کی نسبت طویل رکھنا فقاہت اور دانائی شمار کی گئی ہے، اور اخیر میں ''بعض بیان سحر کی تاثیر رکھتے ہیں'' سے اشارہ ہے کہ خطبہ مختصر ہونے کے ساتھ پُر اثر ہونا چاہیے، جو سامعین کے قلوب کو خیر کی طرف پھیر دے۔ (ماخوذ از مظاہرِ حق مختصراً)

جمعہ سے پہلے باتوں کے لیے حلقے بنانے کی ممانعت:

۲۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ ؓ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّحَلُّقِ. (مسند أحمد)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن نماز (جمعہ) سے پہلے باتوں کے لیے حلقہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

فہرست مضامین

﴿ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: نَهٰى عَنِ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ. (السنن الكبرى للبيهقي)

اسی طرح عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقے بنانے سے منع فرمایا ہے۔

تیسرا وجوبی ادب

کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھانے کی ممانعت:

(۲۸) عَنْ جَابِرٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ لْيُخَالِفْ إِلٰى مَقْعَدِهِ، فَيَقْعُدَ فِيهِ، وَلٰكِنْ يَقُوْلُ: افْسَحُوْا. (رواہ مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن (مسجد میں) اپنے مسلمان بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے اور وہاں خود بیٹھنے کا ارادہ نہ کرے۔ ہاں لوگوں سے یہ کہہ دے: (بھائیو!) جگہ کشادہ کردو۔

ف: یہ جملہ بھی اس صورت میں کہے جب کہ خوب گنجایش ہو، نیز ابھی خطبہ نہ شروع ہوا ہو اور اگر کوئی شخص خوش دلی سے دوسرے کو اپنی جگہ دے دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ. قِيلَ لِنَافِعٍ: فِي الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا. (متفق عليه)

نافع رحمہ اللہ کہتے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود بیٹھ جائے۔ نافع رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا یہ ممانعت (صرف) جمعہ کے لیے ہے؟ انہوں نے فرمایا: جمعہ کے لیے بھی اور جمعہ کے علاوہ بھی ہے۔

فہرست مضامین

ف: چوں کہ اس میں ایک مسلمان کی اذیت اور بے حرمتی ہے، اس لیے دوسری نمازوں میں بھی اس طرح کرنا منع ہے۔

شہنشاہِ حقیقی کے دربار میں بیٹھنے کا ادب:

(۲۹) عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ. (رواه الترمذي)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو، گوٹ مارنے سے منع فرمایا ہے۔

ف: یہ ایک خاص نشست ہے، جس کی صورت یہ ہے کہ اکڑوں بیٹھ کر سرین کو زمین پر ٹیک کر کپڑے یا ہاتھوں کے ذریعے دونوں گھٹنے اور رانیں پیٹ کے ساتھ ملالی جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں نیند آنے کا اور غفلت کا خطرہ ہوتا ہے۔ نیز اس طرح غنودگی میں بندہ ایک پہلو پر گر جاتا ہے یا بیٹھے بیٹھے اس کا وضو ٹوٹ سکتا ہے، جس کا احساس بھی نہیں رہتا۔

(۳۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ. (رواه الترمذي)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن اونگھنے لگے، تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی جگہ بدل دے۔

ف: اس طرح نیند کا غلبہ کم ہو جاتا ہے۔

❀......❀......❀

فصلِ سوم:

جمعہ کی رات اور دن کے بعض مسنون اعمال

(۳۱) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا. قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ. (رواه ابن ماجه بإسناد جيد، كذا في "الترغيب".)

حضرت ابوالدرداء ؓ حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لیے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے، تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے انتقال کے بعد بھی؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں انتقال کے بعد بھی۔ اللہ تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ نے زمین پر یہ بات حرام کردی ہے کہ وہ انبیا (علیہم السلام) کے بدنوں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، رزق دیا جاتا ہے۔

ف: ملاعلی قاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ جَلَّ شَانُہٗ نے انبیا علیہم السلام کے اجساد کو زمین پر حرام کردیا۔ پس کوئی فرق نہیں ہے ان کے لیے دونوں حالتوں میں، یعنی زندگی اور موت میں، اور اس حدیثِ پاک میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ درود روحِ مبارک اور بدنِ مبارک دونوں پر پیش ہوتا ہے، اور حضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ ''اللہ کا نبی زندہ ہے، رزق دیا جاتا ہے'' سے مراد حضورِ اقدس ﷺ کی پاک ذات ہوسکتی ہے، اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے ہر نبی مراد ہے، اس لیے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی دیکھا، جیسا کہ ''مسلم شریف''

فہرست مضامین

کی حدیث میں ہے، اور یہ حدیث کہ ''انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں''، صحیح ہے، اور ''رزق'' سے مراد رزقِ معنوی بھی ہوسکتا ہے اور اس میں بھی کوئی مانع نہیں کہ رزقِ حسی مراد ہو، اور وہی ظاہر ہے اور متبادر۔ (فضائلِ درود شریف)

❁ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ. قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ، يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ. (رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه وابن حبان في "صحيحه" والحاكم وصححه.)

حضرت اوس رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں حضرت آدم (علیہ السلام) کی پیدائش ہوئی، اسی میں ان کی وفات ہوئی، اسی دن میں نفخہ (پہلا صور) اور اسی میں صعقہ (دوسرا صور) ہوگا۔ پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا، آپ تو (قبر میں) بوسیدہ ہوچکے ہوں گے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہٗ نے زمین پر یہ بات حرام کردی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے۔

ف: ''بلوغ المسرات'' میں حافظ ابنِ قیم سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور حضورِ اقدس ﷺ کی ذاتِ اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے، اس لیے اس دن کو حضورِ اقدس ﷺ پر درود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں۔ اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں اسی دن تشریف لائے تھے۔

فہرست مضامین

سید الکونین ﷺ کی طرف سے شہادت اور شفاعت کا وعدہ:

(۳۲) عَنْ أَنَسٍ ﷺ رَفَعَهُ: أَكْثِرُوْا عَلَيَّ الصَّلَاةَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَافِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رواه البيهقي في "شعب الإيمان"، كذا في "الكنز".)

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھو، جو ایسا کرے گا، میں اس کے لیے روزِ قیامت گواہ اور سفارش کرنے والا ہوں گا۔

(۳۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ رَفَعَهُ: الصَّلَاةُ عَلَيَّ نُوْرٌ عَلَى الصِّرَاطِ، فَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِيْنَ مَرَّةً، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُ ثَمَانِيْنَ عَامًا. (رواه الأزدي في "الضعفاء" والدارقطني في "الأفراد"، كذا في "الكنز".)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: مجھ پر درود پڑھنا پلِ صراط پر گزرنے کے وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن اسّی بار مجھ پر درود بھیجے، اس کے اسّی سال کے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

(۳۴) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ رَفَعَهُ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، بَعَثَ اللّٰهُ مَلَائِكَةً مَعَهُمْ صُحُفٌ مِنْ فِضَّةٍ وَأَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ، يَكْتُبُوْنَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَكْثَرَ النَّاسِ عَلَيَّ صَلَاةً. (رواه ابن عساكر، كذا في "الكنز".)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جب جمعرات کا دن ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کچھ (خاص) فرشتوں کو بھیجتے ہیں، جن کے پاس چاندی کے صحیفے اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ وہ جمعرات اور شبِ جمعہ میں مجھ پر درود کی کثرت کرنے والوں کے نام درج کرتے ہیں۔

جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود لکھنے والے خاص فرشتے:

(۳۵) عَنْ عَلِيٍّ ﷺ رَفَعَهُ: إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد

مَلَائِكَةٌ خُلِقُوْا مِنَ النُّوْرِ، لَا يَهْبِطُوْنَ إِلَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ، بِأَيْدِيْهِمْ أَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ وَدَوِيٌّ مِنْ فِضَّةٍ وَقَرَاطِيْسُ مِنْ نُوْرٍ، لَا يَكْتُبُوْنَ إِلَّا الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ. (رواه الديلمي، كذا في "الكنز".)

نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں، جو زمین پر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کے علاوہ نہیں اترتے۔ ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کی دوات اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں، جن میں وہ صرف اس دن کا درود لکھتے ہیں۔

۳۶ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهُ نُوْرٌ، لَوْ قُسِّمَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ، لَوَسِعَهُمْ. (رواه أبو نعيم في "الحلية"، كذا في "الكنز".)

حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ اپنے والد حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو جمعہ کے دن سو بار مجھ پر درود پڑھے، وہ روزِ قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک نور ہوگا، اگر ساری مخلوق میں وہ تقسیم کر دیا جائے، تو ان کو کافی ہو جائے۔

بعد عصر اسّی بار درود شریف کی خاص فضیلت:

۳۷ مَنْ صَلّٰى صَلَاةَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَكَانِهِ: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا"، غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُ ثَمَانِيْنَ عَامًا، وَكُتِبَتْ لَهُ عِبَادَةُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً. (رواه الهيثمي في "الدر المنضود".)

حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسّی بار یہ درود شریف پڑھے: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا" اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسّی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔

فهرست مضامین

جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کی فضیلت:

(۲۸) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ. (رواه النسائي والبيهقي مرفوعًا، والحاكم مرفوعًا وموقوفًا أيضًا، وقال: صحيح الإسناد. كذا في "الترغيب".)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے، تو اس کے لیے (ایمان و ہدایت کا) نور دوسرے جمعہ تک روشن رہتا ہے۔

❁ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِيْ "مُسْنَدِهِ" مَوْقُوْفًا عَلٰى أَبِيْ سَعِيْدٍ ﷺ وَلَفْظُهُ: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ.

اور دارمی کی روایت میں ہے: جو جمعہ کی رات سورۂ کہف پڑھے، تو اس کو ایسا نور عطا ہوگا، جو بیت اللہ تک روشنی کرے گا۔

❁ وَفِيْ رِوَايَةٍ: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَطَعَ لَهُ نُوْرٌ مِنْ تَحْتِ قَدَمِهِ إِلٰى عِنَانِ السَّمَاءِ، يُضِيْءُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَغُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ. (رواه أبو بكر بن مردويه بإسناد لا بأس به، كذا في "الترغيب".)

اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے، تو اس کو ایسا نور عطا ہوگا، جو روزِ قیامت اس کے پیروں سے آسمان تک روشنی کرے گا اور اس کے دونوں جمعوں کے درمیان کے گناہ بھی معاف کیے جائیں گے۔

ف: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرے، تو وہ دجال کے شر سے بچایا جائے گا۔ (صحیح مسلم) اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی تین آیتیں پڑھے گا، وہ دجال کے فتنے سے بچایا جائے گا۔ (رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.)

فهرست مضامین

ان دونوں روایتوں میں تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ پہلی حدیث دجال سے ملاقات کی صورت میں ہے اور دوسری حدیث ملاقات نہ ہونے پر ہے کہ وہ اس کے شر سے بچے گا۔

اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ پہلے دس آیتوں پر یہ وعدہ اور بشارت آپ ﷺ کو عطا فرمائی گئی اور بعد میں تین آیتوں پر عطا فرمادی گئی۔ (ماخوذ از مظاہر حق)

جمعہ کے دن کی مسنون سورتیں:

۳۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ الم تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ وَ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ﴾. (رواه البخاري ومسلم)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۂ الم سجدہ اور ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ﴾ (سورۂ دہر) پڑھتے تھے۔

ف: ان سورتوں کا جمعہ کی فجر میں پڑھنا حضرت علی، حضرت ابنِ عباس، حضرت ابنِ مسعود اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہم وغیرہ صحابہ سے ثابت ہے اور یہ آپ ﷺ کا مواظبت کے ساتھ یا اکثر پڑھنے کا عمل ہے۔

۴۰ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ﷛ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَ﴿هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾. (رواه أبو داود وابن أبي شيبة والنسائي)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ (کی نماز) میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ اور ﴿هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے۔

❁ سُئِلَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ ﷛: أَيُّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِيهَا ﴿هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ کے ساتھ کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: سورۂ غاشیہ پڑھتے تھے۔

فهرست مضامين

(۴۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِالْجُمُعَةِ، فَيُحَرِّضُ بِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُوْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ، فَيُفْزِعُ بِهِ الْمُنَافِقِيْنَ. (رواه الطبراني في "الكبير".)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن سورۂ جمعہ پڑھ کر مؤمنین کو ابھارتے تھے اور دوسری رکعت میں سورۂ منافقین پڑھ کر منافقین کو خوف دلاتے تھے۔

ف: جہاں امامت کی توفیق ہو یا کسی مسجد کی ذمے داری ہو، تو ان سورتوں کا خصوصی اہتمام رکھا جائے۔ البتہ کبھی کبھی چھوڑ دی جائیں، تا کہ جہلاء یہ نہ سمجھیں کہ اس کے علاوہ جائز نہیں۔

ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک حفاظت کا وظیفہ:

(۴۲) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ ﷺ رَفَعَتْهُ: مَنْ قَرَأَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾، حُفِظَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى. (رواه البيهقي في "الشعب".)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں: جو شخص (نمازِ) جمعہ کے بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھے گا، تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کی حفاظت ہوگی۔

ف: بعض روایات میں ان سورتوں کو ۷، ۷ بار پڑھنے کا ذکر ہے۔ (شمائلِ کبریٰ)

شبِ جمعہ میں سورۂ دخان پڑھنے کی فضیلت:

(۴۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو سورۂ حٰم الدخان جمعہ کی رات میں پڑھے، اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

فہرست مضامین

❁ وَفِيْ رِوَايَةٍ: مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ. (رواه الترمذي، كذا في "جامع الأصول".)

دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص (کسی) رات میں حم الدخان پڑھتا ہے، تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لیے بخشش کی دعا مانگتے ہیں۔

❁ وَفِيْ رِوَايَةٍ: مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ أَوْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، بَنَى اللّٰهُ لَهُ بِهَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. (رواه الطبراني والأصبهاني، كذا في "الترغيب".)

اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن حم الدخان پڑھے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بناتے ہیں۔

شبِ جمعہ میں سورۂ یٰس پڑھنے کی فضیلت:

۴۴ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ يٰسٓ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، غُفِرَ لَهُ. (رواه الأصبهاني، كذا في "الترغيب".)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کی رات میں سورۂ یٰس پڑھے، تو اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔

نمازِ جمعہ سے قبل اور بعد کی سنتیں:

۴۵ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ ﷺ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ فِيْ سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ: نَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ. (رواه الطبراني، كذا في "مجمع الزوائد".)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے محبوب ﷺ نے مجھے تین باتیں سفر و حضر تک میں نہ چھوڑنے کی تاکید کی: سونے سے قبل وتر پڑھنا، ہر مہینے تین روزے رکھنا اور نمازِ جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھنا۔

فهرست مضامین

(۳۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ.

(رواه الطبراني في "الكبير"، كذا في "مجمع الزوائد".)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ جمعہ سے قبل اور بعد چار رکعتیں پڑھتے تھے، اور ان کے درمیان کوئی دوسرا کام نہیں کرتے تھے۔

شبِ جمعہ اور جمعہ کے دن کے مسنون اعمال کا خلاصہ:

❶ جمعہ کی تیاری جمعرات ہی سے کرے، مثلاً: ناخن بال بنانا (جیسا کہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت سے ثابت ہے)، شبِ جمعہ میں نماز، تلاوت اور خصوصاً سورۂ یٰس و سورۂ دخان کا اہتمام رکھے، اور درود شریف کی خوب کثرت کرے۔

❷ جمعہ کی صبح کی نماز میں ہو سکے تو الم سجدہ اور سورۂ دہر پڑھے۔

❸ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت رکھے۔ سورۂ کہف کی تلاوت کرے۔

❹ جمعہ کے دن غسل، نظافت، پاکیزگی کا تاکید سے اہتمام کرے۔ اہلِ خانہ کو اہتمام کرائے۔

❺ مسواک کا اہتمام کرے۔

❻ عطر خوشبو کا اہتمام کرے (اگر موجود ہو)۔

❼ جمعہ کے لیے بہتر لباس کا انتخاب کرے۔

❽ مسجد میں گردنیں پھلانگے بغیر اور کسی کی اذیت کے بغیر امام کے (منبر کے) قریب بیٹھنے کی کوشش کرے۔

❾ منبر پر امام کے آنے سے پہلے نوافل ذکر وغیرہ کا اہتمام رکھے۔

❿ خطبے کے دوران درود شریف دل میں پڑھے اور دعائیں بھی دل میں کرے۔

⓫ نماز کے ختم ہونے تک بات چیت سے اور غفلت والی نشست سے احتراز رکھے۔

⓬ نماز سے پہلے چار سنت اور نماز کے بعد چار اور پھر دو رکعت پڑھے۔

⑬ نمازِ جمعہ کے بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس سات سات (۷،۷) بار پڑھے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جمعہ کے بعد ﴿وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ سے مراد مریضوں کی عیادت، جنازے کی حاضری اور احباب سے اللہ کے واسطے ملنا ہے، یعنی جمعہ کے بعد یہ کرے تو اچھا ہے۔ (شمائلِ کبریٰ)

⑭ جمعہ کے دن صدقہ خیرات مستحب ہے کہ اس کا ثواب دیگر ایام سے زائد ملتا ہے۔ (اتحاف)

⑮ صلوۃ التسبیح: (معروف روایت کی بنا پر) علما نے جمعہ کو اس کا معمول پسند کیا ہے۔ (اتحاف)

⑯ جمعہ کے سارے دن توجہ الی اللہ رہے اور بالخصوص عصر سے مغرب کے درمیانی وقت میں اسّی (۸۰) بار درود شریف کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلافِ اُمت سے دعاؤں کا خاص اہتمام ثابت ہے، اور بعض روایات کی بنا پر جمعہ کی ساعتِ قبولیت جمعہ کی عصر کے بعد یا مغرب کے قریب ہوتی ہے۔

اللہ کریم بندے اور قارئین کو جمعہ کا دن اور زندگی کے باقی ایام بھی اپنی رضا کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ عاجزانہ درخواست ہے کہ اپنی دعاؤں میں اس گنہگار کو بھی یاد فرمالیں۔

واللّٰه الموفق وهو المستعان

وصلى اللّٰه تعالىٰ على خير خلقه سيدنا محمد وآله وصحبه وبارك وسلم تسليمًا كثيرًا، برحمتك يا أرحم الراحمين.

دعا کا خواستگار

محمد سہیل

۲۷ رجب ۱۴۴۱ھ

۲۳ مارچ ۲۰۲۰ء

مؤلف کی دیگر تالیفات

① شاہِ خوبانِ عالم (نبی کریم ﷺ کا حسن و جمال، کمالات و احسانات)
② ذکرِ ساقیٔ کوثر ﷺ
③ فضائلِ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم
④ شہادتِ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم
⑤ مردِ باصفا (حالات وواقعات قطب العارفین حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی قدس سرہٗ)
⑥ وصال کا منظر
⑦ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب قدس سرہٗ کا اتباعِ شریعت واتباعِ سنت
⑧ سعادت وکامیابی (از افاداتِ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی قدس سرہٗ)
⑨ خانقاہی نظام روحِ دین (از افاداتحضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی قدس سرہٗ)
⑩ عورتوں کی خوبیاں (از افاداتِ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی قدس سرہٗ)
⑪ انسانی مردے کھانے والا گروہ (از افاداتِ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی قدس سرہٗ)
⑫ عشاق کی نصیحتیں
⑬ راہِ عشق ومحبت اوراس کے ثمرات وبرکات
⑭ کہاں ہیں محبت کرنے والے
⑮ مرقعِ اسلام
⑯ تحفۂ محبین (بچھڑے ہوئے اعزا واقارب کو تحفہ دینے کی صورتیں احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں)
⑰ ٹی وی کے گناہوں پر چالیس حدیثیں

مکتبہ حضرت شاہ زبیر رحمہ اللہ
خانقاہ مدنیہ اقبالیہ جلیلیہ
سی (C) ۳۰۷، گلستانِ جوہر، بلاک نمبر ۱، کراچی